دیوان منہاج الحقیقت

از

فقیر قادر بخش متخلص بہ بیدل

(۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء_۱۲۸۹ھ/۱۸۷۳ء)

مرتب

ڈاکٹر خضر نوشاہی

بیدل یادگار کمیٹی

۲۰۰۷ء

Scanned with CamScanner

دیوان منہاج الحقیقت

از

فقیر قادر بخش متخلص بہ بیدل
(۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء_۱۲۸۹ھ/۱۸۷۳ء)

مرتب

ڈاکٹر خضر نوشاہی

بیدل یادگار کمیٹی

۲۰۰۷ء

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ

کتاب کا نام: دیوان منہاج الحقیقت
کلام: فقیر قادر بخش متخلص بہ بیدل
مرتب: ڈاکٹر خضر نوشاہی
اشاعت اول: 2007ء
طابع: سندھیکا اکیڈمی، کراچی فون: 021-2737290
ناشر: بیدل یادگار کمیٹی

ملنے کا پتہ
کاٹھیاواڑ بوک اسٹور، اردو بازار کراچی، شاہ لطیف کتاب گھر، حیدر چوک حیدرآباد
کتاب مرکز، فریئر روڈ، سکھر، نیشنل بوک اسٹور، بندر روڈ لاڑکانہ

Scanned with CamScanner

حرف اول

بیدل یادگار کمیٹی کی جانب سے حضرت فقیر قادر بخش بیدلؔ کے گذشتہ سال منعقدہ ۱۳۸ ویں سالانہ عُرس کے موقع پر بیدل سائیں کی فارسی شعری تصنیف ''دیوان سلوک الطالبین'' کو شایع کیا گیا تھا، جسے نامور محقق ڈاکٹر خضر نوشاہی صاحب نے مُرتب کیا تھا۔

اس سال یعنی بیدل سائیں کے ۱۳۹ ویں سالانہ عُرس کے موقع پر اُسی اشاعتی سلسلے کی ایک اہم کڑی ''دیوان منہاج الحقیقت'' آپ سب کے پیش نظر ہے، جسے بھی ڈاکٹر خضر نوشاہی صاحب نے مُرتب کیا ہے اور اس کا شایع ہونا ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

حضرت فقیر قادر بخش بیدلؔ کی ابھی تک بہت سی تصانیف غیر مطبوعہ ہیں جن کا شایع ہونا، بیدل یادگار کمیٹی کی ترجیحات میں شامل ہیں۔

اس بہت بڑے کام کو سرانجام دینے پر ہم سکھر کے ضلع ناظم سید ناصر حسین شاہ صاحب اور ڈی سی او جناب خواجہ شفیق کے ممنون و مشکور ہیں۔

نومبر ۲۰۰۷ء

اختر درگاہی
سکریٹری
بیدل یادگار کامیٹی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار

حضرت فقیر قادر بخش متخلص بہ بیدلؔ برصغیر پاک و ہند کے ان معدودے چند معروف شعراء میں سے ہیں جنہوں نے متعدد زبانوں میں اظہارِ خیال کیا، اور بالخصوص صوفیانہ افکار و خیالات کا ابلاغ کیا۔ حضرت بیدل نے عربی، فارسی، اردو، سندھی اور سرائیکی میں کم وبیش تیس (۳۰) کتابیں یادگار چھوڑیں۔

آپ ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء میں روہڑی (سندھ) میں پیدا ہوئے آپ کے بیٹے محمد محسن متخلص بہ بیکسؔ نے آپ کی تاریخِ ولادت اس طرح کہی ہے۔

ز غیب آمدہ روضۃ العارفین

بگفتم: گلی راحت العاشقین

۱۲۳۱ھ

آپ کے والدِ محترم کا نام فقیر محمد محسن (بن محمد فرید ولد میاں عبدالقادر) تھا۔ جو ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء میں فوت ہوئے۔ آپ قریشی صدیقی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

اولاد:

بیدل سائیں کے ہاں ایک بیٹی اور تین بیٹے پیدا ہوئے۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ محمد محسن بیکسؔ ۲۔ محمد فرید ۳۔ امام بخش

وفات و مدفن:

آپ نے ۱۶ ذیقعد ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۳ء کو وصال فرمایا اور روہڑی (سندھ) میں اسی جگہ آپ کو سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ اکثر مراقبہ کیا کرتے تھے۔ اب ہر سال ۱۴ تا ۱۶ ذیقعد کو آپ کا عرسِ مبارک آپ کے مزارِ اقدس پر بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

علمی وادبی خدمات:

حضرت قادر بخش بیدلؔ اپنے عہد کی بہت بڑی علمی وروحانی شخصیت تھے۔ان کے علمی وادبی آثار اس پر شاہد ہیں۔آپ بیک وقت عالمِ دین،صوفی،شاعر،ادیب اور تاریخ گو تھے۔آپ نے اپنی ۵۹ سالہ زندگی میں نظم ونثر میں کم وبیش ۳۰ کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔بخوفِ طوالت ہم یہاں ان کتابوں کے صرف نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقدمہ راقم بر کتاب دیوان سلوک الطالبین از بیدلؔ مطبوعہ بیدل یادگار کمیٹی روہڑی۔۲۰۰۵ء)

۱۔مثنوی ریاض الفقر،۲۔دیوان سلوک الطالبین،۳۔رموز القادری،۴۔مثنوی دلکشا،۵۔مثنوی نہر البحر،۶۔دیوان بیدل (فارسی)،۷۔قصہ ہیر رانجھا،۸۔قصۂ لیلیٰ ومجنوں،۹۔ظہور نامہ،۱۰۔تاریخ ہای وفات،۱۱۔فوائد المعنوی،۱۲۔پنج گنج،۱۳۔سند الموحدین،۱۴۔رموز العارفین،۱۵۔تقویت القلوب فی تذکرۃ المحبوب،۱۶۔فی بطن احادیث،۱۷۔قرۃ العینین فی مناقب السبطین،۱۸۔انشاء قادری،۱۹۔تاریخ سندھ،۲۰۔خطباتِ جمعہ ووصیت نامہ،۲۱۔عقاید،۲۲۔متفرق کلام،۲۳۔دیوان مصباح الطریقہ، ۲۴۔کرسی نامہ،۲۵۔سرود نامہ،۲۶۔وحدت نامہ،۲۷۔وحدت نامہ (اردو)،۲۸۔غزلیاتِ ہندی،۲۹۔فرائض صوفیہ (ان تمام کتب کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ''مقدمۂ دیوان سلوک الطالبین ''مطبوعہ بیدل یادگار کمیٹی ۲۰۰۶ء صفحہ نمبر ۱۰ تا ۱۶)

دیوان منہاج الحقیقت:

یہ دیوان ۱۲۶۵ھ میں مکمل ہوا۔اس میں ہر ردیف میں ایک غزل ہے۔اس کا ایک ہی قلمی نسخہ دستیاب ہوا ہے جو سید عبدالحسین موسوی سکنہ روہڑی حال مقیم کراچی نے فراہم کیا ہے۔جس پر ہم ان کے صمیمِ قلب سے شکر گزار ہیں۔بظاہر یہ نسخہ کسی مجموعہ کا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے آغاز میں صفحہ نمبر ۹۱ اور اختتام پر صفحہ نمبر ۱۰۶ درج ہے۔لہٰذا انہی اوراق کو سامنے رکھ کر یہ متن مرتب کیا گیا ہے۔اس میں بعض مصرعے ساقط الاوزان ہیں اور متعدد الفاظ پر سندھی لہجے کی چھاپ ہے۔تاہم بیدلؔ سائیں کی فارسی زبان وادب میں خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔اور یہ دیوان جہاں سندھ کے اہلِ علم وفن کی فارسی ادب میں خدمات کی نمائندگی کرتا ہے وہاں یہ فارسی ادب کے حوالے سے ایک گراں قدر اضافہ ہے اور محققین کے لیے دعوتِ فکر و

Scanned with CamScanner

تحقیق کا باعث بھی ہے۔

گذشتہ سال بیدلؔ کا دیوان سلوک الطالبین مرتب کیا تھا جو بیدل یادگار کمیٹی، روہڑی نے شائع کیا ۔حسنِ اتفاق کہ اس دیوان کا منثور دیباچہ جو خود بیدلؔ سائیں نے لکھا، وہ بھی دیوان منہاج الحقیقت کے ساتھ اس بار محترم عبدالحسین موسوی صاحب نے عطا کیا۔ چنانچہ وہ دیباچہ یہاں من و عن نقل کیا جاتا ہے۔ تا کہ دیوان سلوک الطالبین کا یہ دیباچہ بھی محفوظ ہو جائے۔ جو بیدلؔ کی نثر کا بہترین نمونہ بھی ہے اور اس کے عقائد و نظریات کا مظہر بھی۔ اور اس دیباچہ سے جو اہم بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اس میں اپنا نام عبدالقادر ہی لکھا ہے، نہ کہ قادر بخش جو زیادہ متداول ہے۔

نثر دیباچه سلوك الطالبين

"بهترین مضامین مضمون ثنای غیر منتهای سلطانی است که قلم ارادتش بر ورقهٔ کاف و نون فقرهٔ همچو الله ما یشاء و یثبت رقم کرده ـ ع :

اوست سلطان هر چه خواهد او کند

و خوش ترین فحاوی فحوای تحیات بلا نهایات صاحبِ برهانی که خامهٔ رفعتش بر صفحهٔ درون و برون عبارت :"کنت نبی الآدم بین الماء والتین به تحریر در آورده۔ فرد :

محمد ﷺ بـه صورت عرب آمده

بـه معنیٰ نگر عین رب آمده

وخلاصهٔ مدح پردازی عترت عظام که جواهر زواهر منصبِ آن ها را اشعه وما اسألکم علیه اجرا الاالمؤدةفی القربیٰ باعثِ رنگ و آب است۔ فرد:

مشتاقِ آفتابِ جمالِ محمدیم

ما بندهٔ محمد ﷺ و آلِ محمدیم

و نقادهٔ مرامِ ثناء سازی صحابه کرامؓ دررِ غرّرمنقبت آنها انوارِ اصحابی کالنجوم

Scanned with CamScanner

بایهم اقتدیتم اهتدیتم موجبِ ضؤتاب است۔ فرد:

گـــر چــــه دوریــم از بســاطِ قــربِ هــمــت دور نیســت
بــنــدۂ شــاهِ شــمــایــم و ثــنــاء خــوانِ شــمــا

امـا بـعـد امـی گـویـد خـادم الـعـاشـقـیـن طالب العارفین ذره اصغر فقیر عبدالقادر کـه اگـرچـه این چند ابیات تشوق سمات را که از جاذبۂ قلبی از زاویۂ غیب سر به عرصۂ ظهور به زور کشیده و ازعالمِ معانی در محفلِ منطق رسید ۔ نه چنان نزاکتی است کـه عقول ادا فهمان رموز کاردانی را اشتغال مطالعه مضمونش محظوظ نـمـاید ۔ ونه چندان لطافتی است که می کشان مظبطۂ عرفانی بـه تـجرع صهبای مـلاحـظـه مـعـایـنـش توجه فرماید لیکن ذریعه استعدادقویت حال و وسیله استدعای فیض کمال خود دانسته به تحریر در آورده شد۔ به ترقب آنکه وقتی از اوقاتِ زمان و حینی از احیانِ دوران کدام مقبول درگاه ایزد سبحان به نظر رحمت اثر این مختصر را ملاحظه نموده به بصیرت معنوی که مرأت انعکاس تصور از ازل و ابد است ۔ از تار و پود قال و حال این شکسته بال مطلع گردیده به دعوات ترقئ درجات که ذاتِ مستطاب زمرۂ کرام و سجیۂ رضیه طائفۂ عظام است ۔ این مسترشد سبیلِ محبت و مستفیضِ فیضِ معرفت را یـاد آورده "گـره کـار فـروبستگـان بـانـامـل همتِ کـامـل کـشـایـد ۔ فـرد:

تـــا مــگـــر مـــرغــی هـــمـــایـــونـــی شـــکـــار مـــا شـــود
پـیـــش هـــر مـــرغـــی کـــه بـــاشـــد دانـــه مـــی ریـــزیـــم مـــا

اللهم اجعلنا من اهل المشاهدة والیقین ولا تجعلنا من اهل الغفله والمحجوبین،

آمین،فقط"

Scanned with CamScanner

آخر میں جناب اختر درگاہی صاحب سیکرٹری بیدلؔ یادگار اکیڈمی روہڑی کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ جن کی تحریک اور تشویق سے یہ کام انجام پایا۔ اور اس کے بعد بیدلؔ سائیں کا ضخیم دیوان مصباح الطریقہ اور ان کی دیگر فارسی تصانیف بھی اسی طرح منظرِ عام پر لانے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمارے ارادوں کو شرفِ تکمیل عطا فرمائے۔ آمین

اس علمی و تحقیقی کام کے سفر میں عزیزم پیمان خضر نوشاہی کا خاص تعاون حاصل رہا جس کے باعث یہ کام بحسن و خوبی مکمل ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور اس کے درجات بلند فرمائے اور اسے دین و دنیا کی کامرانی عطا فرمائے۔ آمین

و من الله التوفیق و علیه التکلان

خاکپائے صاحبدلاں

خضر نوشاہی

دار الفقراء نوشاہیہ ساہن پال شریف ضلع منڈی بہاء الدین

۲۵ جولائی ۲۰۰۷ء

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحیم

ای رخ تو به چشمِ جان آئینهٔ خدا نما
نورِ صفاش سوخته پردهٔ دیده دل مرا

جلوهٔ حسنت ای صنم با نو طرز دمبدم
کرد ظهور از کتم برد مرا دگر ز جا

نیم نگه تو در شهود صد در بیخودی کشود
گردش چشمِ تو ربود هوش دلم چو کهربا

قرب تو قربِ ایزدی وصل تو وصلِ سرمدی
مطلع نورِ احمدی است چهرهٔ روشن شما

وصف ترا نمی توان کرد بصد زبان بیان
در هر موشود زبان هم نرسد به انتها

من چو تنم تو جانِ من راحت دهِ روانِ من
مردم دیدگانِ من دیده دل ازتو منجلا

بیدل غمزده و حزین بندهٔ تست کمترین
رست زبند آن و این هر که به تست مبتلا

ساقی سرمست ما، آراسته بزم طرب
می کشان از انتظار دورِ جامش جان بلب
دور جامِ نرگسش رندان بی سر و پاء را
غوطه اندر بحرِ عرفان داد بی رنج و تعب
می کش پیمانهٔ ملکوت از مستی و وجد
حاصل ناسوت را داند همه لهو و لعب
نورِ وحدت را نگردد پردهٔ کثرت حجاب
بوی مشک معنوی بیرون دود از هر حجب
بسکه عالمگیر شد سر جلوهٔ آن نورِ پاک
شد عیان از هر تعیّن ذات آن روشن لقب
چون حباب اشکت در هجر عین دریا می شود
متصف با وصف حق گردد عشیقِ حق طلب
سر فدای ساز بیدل در طریقِ عشقِ یار
اَلَّذِیْ لَا مِثْلَهٗ لَوْ فِیْ الْعَجَمْ لَوْ فِیْ الْعَرَبْ

Scanned with CamScanner

نداشت یوسف الحق صباحتی که تراست
کجا به لیلی بود این ملاحتی که تراست
به سنگ گرچه اثر کرد نغمهٔ داؤد
نبود لهجهٔ او را فصاحتی که تراست
هزار گلرخ دیدیم عشق ورزیدیم
ولی ندیدم حسن و لطافتی که تراست
به حسنِ خلق تو ای غمگسار درویشان
نداشت شیرین عذرا سماحتی که تراست
چو سطر ابروی بسمل کتابِ حسنِ تو شد
نیافت فکرت سرّ این عبارتی که تراست
نگشت عشر العشر آن زمان که سنجیدم
نهایت دگران با بدایتی که تراست
بهار حسن ترا عندلیب شد بیدل
که گل ندارد چندان نضارتی که تراست

Scanned with CamScanner

ای که ز حق عمر گذاری عبث
دلبر نزدیک تر دور شماری عبث

آخر انسان توئی مظهرِ سبحان توئی
منظر رحمان توئی هان به چه کاری عبث

خلقت ملکوت پوش ، ساغر جبروت نوش
در رهِ لاهوت کوش دور زیاری عبث

جامِ خودی را شکن باده بقا نوش کن
یاب نجات از محن سینه فگاری عبث

مهر درین ذره ایست بحر درین قطره ایست
جان تو بی بهره ایست شرم نداری عبث

از هر ذره بیاب سر زده آن آفتاب
ورنه دل اندر حجاب جان سپاری عبث

بیدل مردانه شو ، بیخود و مستانه شو
طالبِ پیمانه شو سر به خماری عبث

Scanned with CamScanner

آن ملیک مدنی شاه جهان صاحب تاج
که بود صد چو سلیمان به جنابش محتاج

عرض دارند سلاطینِ صفا تحفه نیاز
هر مه و سال به خدّامِ درش مثلِ خراج

والضحیٰ شاهدِ توضیح رخِ انورِ اوست
ذکرِ واللیل دلیل است بدان گیسو داج

سر بسر نورِ الٰهی است وجودِ محبوب
کز عکسش شده دیوارِ گلین رشکِ زجاج

جلوهٔ حسن هم از پرتو ماهیّتِ اوست
ورنه مائل نشدی دل به گل تیره مزاج

للّه الحمد که ظلمت کدهٔ عالم را
کرد روشن چو برافروخت سراج و هاج

بیدل از شوق بگو صلِّ و سلِّم یا رب
به روی عترت عالی و صحابه ، ازواج

Scanned with CamScanner

هر که نوشید ز میخانهٔ اسرار قدح
تافت بر خاطر بیدار وی انوار قدح
رمز انا احمد لامیم ز ساقی مطلق
گوش کن و دان که بود دافع پندار قدح
نکتهٔ نغز هر بیّ شنو از شیرِ خدا
معتقد شو که شود صیقل زنگار قدح
شاهِ بسطام صدا اعظم شانی در داد
چونکه سر مست شد از نشئهٔ سرشار قدح
شیخ منصور اناالحق نه چو فرعون بگفت
بل چو شد نور ز سر جلوهٔ آثار قدح
نیست مضمون باذنی زلب تبریزی
بلکه از مستی و وجدان وفادار قدح
من خدا، منطقِ عطار، هم از مستی بود
بیدل از دست مده بادهٔ بیدار قدح

Scanned with CamScanner

فتـاد در سـر صـفـا پـرستـان دلـم الستـی خیـال فـرخ
کـزان خیـالـی بعـالـم امـکـان رسید شـان را چـه حـال فـرخ
گـروه معنیٰ شناس مطلق که محض فانی شده است فی الحق
حـجـاب کثـرت نـمـود مشق کـنـد ز وحـدت مـقـال فـرخ
ریـاح وجـدان اویـس قـرنـی بـغیـر واسـطـه قـران بـدنـی
رسیـد الـحـق بـه شـاهِ مـدنـی کـه بـود آئینـه کـمـال فـرخ
عیان نهان و نهان عیان است، همان همین و همین همان است
اگـرچـه بیـرون ز هـر نشـان اسـت و لیك دارد جـمـال فـرخ
ظهـور کـرده کـمـال بـی چـون زهـر تشبـه بـه شکل موزون
همـون است لیلیٰ همون است مجنون که رو نمودار مثال فرخ
در انتـظـار جـمـال ذاتـی اگـرچـه گشتـم قـریـن مـمـاتـی
رسـد بـجـان و دلـم حیـاتـی چشم چـون زان لـب زلال فـرخ
متـاب بیدل رخ از تـعـرف بـقـرب مـعـنـی شـوی مشرف
مـده تـو دامـن قـلـنـدر از کف اگـر بـخـواهی وصـال فـرخ

Scanned with CamScanner

آن نـورِ مـقـدس کـه مبرّا ز نشـان بـود　　مظهر دو جهان شد
معشـوق شبیـه کـه پـس پرده نهـان بود　　امـروز عیـان شـد
شـد مـظهـر اسـماء و صفات آن در مکنون　　از بهـر مـعـارف
مسـجـود مـلك نـرهـت افـزای جنـان بود　　صـورتِ انسـان شد
بـا اسـم مـحـمـد شـد آن دوسـت مسیحیٰ　　آمـد بـه ظهـورات
و از افسـر لـولاك سـرافـراز مـهـان بـود　　فیـاض زمـان شـد
حسـنِ خـود در خـواب نـموده خودرا بـاز　　نـامیـد زلیـخـا
بی چـون و چـرا پـاك ز هر کیف و بیان بود　　یـوسفِ کـنعان شد
لیـلیٰ و مـجـنـون جمله بهانه است فسانه　　نـزد اهـلِ حـقیقت
او بـود که بر خویش ز خود جلوه کنان بود　　هم ایـن هم آن شد
در کـسـوتِ رنـدانـه انـا الـحق بسـرائید　　مـنصور لقب یافت
در خـرقـۀ شیـخـانـه شـرایع تبیـان بـود　　مـالك و نـعمان شد
هم بیدل و دلبـر شـد هـم عارف هم شیخ　　هـم رنـد خـرابـات
بسـطـامـی و تبـریزی و هم شاه شهان بود　　شبلی و صنعان شد

Scanned with CamScanner

تبسم خوشت از صد حلاوت است لذیذ
کلام دلکشت از هر ملاحت است لذیذ

به پیش سالك معنیٰ شناس حسن پرست
ملاحت آن رخ خوب از صباحت است لذیذ

نشاید آئینه داری به مجلس کوران
که پیش دیده ور آئینه ندرت است لذیذ

بدان لطافتی حسنِ تو می خورم سوگند
که عیش دیدنت از جمله عشرت است لذیذ

بنه پیش عاشق جانباز صادق الاخلاص
گدایی درت از عزّ و تمکنت است لذیذ

عوام را نبود قدر وصل صاحبِ حسن
خواص را چو تماشائی جنت است لذیذ

وصال خویش ز بیدل دمی دریغ مدار
که ذوق وصل زهر گونه لذت است لذیذ

Scanned with CamScanner

ای یار گر زدل آگاهی از بند تعلق تن بگذر
ور سود بضاعت می خواهی زین پله رخت به منزل بر
بگسل ز علایق ناسوتی شو محو به معنی ملکوتی
تا ذوق معارف جبروتی دهدت ز هویت خاص خبر
ای آن که چو حیوان بیدردی ، شائسته قرب چسان گردی
هیهات که پنج روز آوردی ، در خوردن خفتن عمر بسر
تا واقفِ رازِ فنا نشوی ، آئینهٔ عکسِ بقا نشوی
تا راه روِ راهِ صفا نشوی ، نفتد به جمالِ قدس نظر
از بند تعین چون گسلی ، می دان تو یقین کز اهلِ دلی
هین جلوهٔ ذات خفی و جلی ، بی پرده بدیدهٔ بی ببصر
بر عهدِ الست مؤثق شو ، در باقی فانی مطلق شو
گلدستهٔ باغ هوالحق شو ، از خار ممان مرهون ضرر
زن غوطه تو بیدل دیوانه ، در بحرِ تفکر مردانه
جانباز بوصل جانانه ، در کُنهِ حقیقت شو ماهر

Scanned with CamScanner

کسی که باده حقیقت کشد ز جام مجاز
نهد بصدق چو محمود سر به پای ایاز
بسا دلی که به سرِّ حقیقتِ انسان
وصول یافت چو شد محرمِ معانی باز
نه سرسری است مرا با تو عشق ورزیدن
که کشف گردد بر من ز تو دقایقِ راز
اگر نباشد قربِ قدیم را باعث
به عشقِ حادث سالك کجا شود جانباز
ز روی یوسف بر چشمِ روشنِ یعقوب
بتافت نور تجلی که شد بدو دمساز
زچهره زرگر نظّاره کرد شاه شرف
جمال بیچون شد مبتلا بدان پرواز
کنون به بیدل زان فیض بهرهٔ برسید
به یمن تلقین سلطانِ عارفان شهباز

Scanned with CamScanner

زاهد حورِ بهشتی خواهد ، دلِ من عاشق روئی تو بس
حاجی سوئی مکه شتابد ، کعبهٔ جانم کوئی تو بس

بر گل عکسِ رخ تو فتاده ، لب به تبسم ناز کشاده
بلبل را در دام نهاده ،او هم مست از بوئی تو بس

شمع ز نورِ تو یافت ضیائی ، شد به تجلی چهره نمائی
دل پروانه گشت فدائی ، هر همه را رو سوی تو بس

شیرین مظهر حسنِ جمالت ، شد فرهاد یقین پا مالت
لیلیٰ مطلع نور کمالت ، مجنون بستهٔ موئی تو بس

از رُخ یوسف جلوه نموده ، هوش زلیخا پاك ربوده
غنچهٔ دل یعقوب کشوده ، سرو قد دلجوئی تو بس

وامق را تو دیدهٔ روشن ، عذرا را تو خانهٔ گلشن
جائی بجائی شده صد افگن ، تیر کمان ابروئی تو بس

شاه شرف دین مردیگانه ، داشت به معنیٰ عشق بهانه
صورت آمد محض بهانه ، بیدل شیفته روئی تو بس

شهنشاهی که در تبیان نگنجد عظمت و شانش
ملائک از پی تعظیم بوسد خاکِ ایوانش
تمامی اولیاء ز ابدال و اوتاد و مشائخ و قطب
همه پیوستگی دارند در سِلکِ مریدانش
شربتم فضلتی لطفش بشارت داد خاصان را
که سر مستند از پس خوردهٔ پیمانه وجدانش
مریدی لاتخف بهر تسلّی طالبان فرمود
یقین دانم که مامون است خیل خاکسارانش
گریبان گیر جانش گرد د الطاف خداوندی
هر آن کو زد به نیت صاف دستی دل به دامانش
طریقش عروهٔ وثقی است متضمنش بود بی باک
به کشتی نوح هر کو نشست نبود غم ز طوفانش
اغث یا شاه محی الدین مدد گاری به بیدل کن
عطا فرما تو فوراً ساغر لبریز عرفانش

Scanned with CamScanner

هر که باصدق رخ آورد بدان قبلهٔ خاص
ثم وجه الله او دید به دیدهٔ اخلاص

تا ز سر چشمهٔ اثبات طهارت نکنی
تا ابد از حدث خطره نیابی تو خلاص

تا گدازان نشود قلب به صد تابش وجد
عکس اکسیر بقا نقره نسازد زر خاص

سنگ گوهر شود از تابشِ خورشید چرا
دل منور نشود از نظر لطفِ خواص

خبر هوب(؟) بشرطِ لطف نیابند هرگز
کشتی فکر ز گردابِ خیالاتِ مناص

سرِّ توحید عیان تا نشود بر عاشق
کی رود از نظر عقل تعیّن اشخاص

بیدل از شاهِ نجف همت عالی به طلب
تا شوی با مددش فائز زان سر مصاص

Scanned with CamScanner

ای آن که می طلبی ز پیء فتح باب فیض
وهم وجود تست یقین دان حجاب فیض

از گوشِ هوش پنبهٔ انکار کش برون
تا وارسد به سامعه صدقت خطاب فیض

ساغر طلب ز میکدهٔ عشقِ محمدی
تا مست باده وجد شوی زان جناب فیض

انوار حسنِ مه رُخ نورانی جمال
دارند اتصال بدان آفتاب فیض

هر سو شگفته از کرم تو هزار گل
یکدم ببار بر من خاک ای سحاب فیض

مایوس نیست طالبِ وصلت که عاقبت
جوشِ طلب شود سببِ انجذابِ فیض

بیدل چو فیض می طلبی سر مکش ز عشق
مضمونِ عشق آمد بسمل کتاب فیض

Scanned with CamScanner

ای دل به جانسپاری مردانه شو فقط
بر شمع روی جانان پروانه شو فقط

در غنچهٔ وجودِ تو به شگفت صد بهار
زان بوئ خوش چون بلبلِ دیوانه شو فقط

با تیغ لا خزائنِ اِلّا بدست آر
جان کن فدا و همدمِ جانانه شو فقط

خواهی اگر به شاهدِ ذات آشنا شدن
از الفتِ تعیّن بیگانه شو فقط

بر زهد، علم تکیه نمودن ز ابلهی است
سر مست عشق طالبِ پیمانه شو فقط

از نحن اقرب ای دل کن گوش مژده وصل
دور از خود و به دلبر هم خانه شو فقط

بیدل همیشه غرق به دریای وجد باش
در قعرِ بحرِ وحدت دردانه شو فقط

Scanned with CamScanner

بی کمالِ عشق از دیدار خوبان نیست حظ
تا نباشی بلبل از سیر گلستان نیست حظ

زاهد خود بین خدا بین کی شود با زهد خشک
بید خوانان را ز تفسیراتِ قرآن نیست حظ

عارف از بهر تماشا حسن بیچون می کند
ورنه چشم کور را ز آیئنه تابان نیست حظ

منکر فقراء نگردد بهر یاب از ذوق وجد
دیو را از نعمتِ توحیدِ عرفان نیست حظ

آن گروهی را که شد غرقاب بحر بی خودی
ز اجتهاد مالك و تاویلِ نعمان نیست حظ

هر که ذائقه فکرتش بگرفت ذوق معنوی
پس ورا از هر تنعم برگ سامان نیست حظ

عشق دلداده را بیدل به دارالآخرت
بی وصال دوست از فردوس رضوان نیست حظ

Scanned with CamScanner

حالتی رو می دهد عشاق را اندر سماع
که عدم دانند هشت آفاق را اندر سماع

کوششی معنیٔ طلب با نفخهٔ مستی و وجد
تیز تر کرد آتش اشواق را اندر سماع

کاتب فکرت صفا جویان بآب بیهشی
پاك شوید جملهٔ اوراق را اندر سماع

اهلِ دل دانند که بی انداز مستی می رسد
باده نوش ساغر میثاق را اندر سماع

مطرب خوش لحن کو تا با نواهای الست
جمع سازد خاطر مشتاق را اندر سماع

گرچه ممنوع است شرعاً لیك دِر سیر سلوك
می دهد ترقی سالك طاق را اندر سماع

آن صدای بی جهت بیدل به سامعه فکر پاك
می رسد اربابِ استغراق را اندر سماع

Scanned with CamScanner

جهـــان ز ظـلـــمـتِ جهـل آن زمـــانــه یـافـت فـراغ
کـــه شـد مـنیــر ز نــورِ احــمـد ایـن چهـــار چـراغ
ز نــورِ صـــدق یــکـــی روشـنـــی گـــرفـــت اســلام
فـــروغ عـــدل دویـــم شـــد عـــدوّ دیـــن را داغ
ظهـــو ر ذاتِ سیـــوم شـــمـــع جـــمـــع حـلـم و حیـــا
شـــعـــاع چـــارم از شـــمـــس قـــدس داده ســراغ
ز دســـت ســاقـــی وحـدت بـــه بـزمِ صـحبـت فیـض
لبـــا لـــب از مـــی هـــو هـــر یـــکـــی کـشیـده ایـــاغ
چـــه نـــافهـــا اســت کـــه ارواح اهـل مـعـنـیٰ را
بـــه بـوی تـذکـــره آن هـــا مـعـطـر اســت دمـــاغ
بـــه یــمـــن خـلـــت آن ســـالـــکـــان دیــن پـرور
نـــمـوده آتـــش کـده را عـنـــایـــت ایــزد بـــاغ
چـو گشـــت بـدرقـــه ات مـدح ایـن جهـــان بیـدل
رســی تـــو عـــاقبـــت انــدر مـقـرِّ خـود ز مـراغ

Scanned with CamScanner

ای نسیمِ صبحدم گر بگذری سوی نجف
با ادب کن خاک بوسی روضهٔ رضوان شرف
بعد آداب و تضرع وافره زین بنده گو
کای شهِ مردان باوصاف نوادر متصف
حق بنامیدت ولی و مصطفیٰ مولات خواند
سر احدیت ز تو بر عارفان شد منکشف
دارم امیدی که بر رویم درِ دل وا کنی
زان که تو داری کلید مخزن معنیٰ بکف
گرچه جسم اشکسته ام دور است از قربِ حضور
لیک جانم جاودان مانده بکویت معتکف
لطف فرما ، ده دلم را رو به راه مستقیم
تا نیفتم در غلط زین راهها مختلف
در طریقِ عشق بیدل را دلِ مردانه ده
تا نماید عمر خود در مستی وجدان تلف

Scanned with CamScanner

می رسد هر دم به گوش جان من پیغامِ عشق
کای فلان گر ترک جان سازی بنوشی جام عشق

گوش بی گوشی کشا تا بشنوی بانگِ الست
ورنه سامعه عقل نبود مهبطِ الهامِ عشق

بی سر و پا می دود در وادی پهنای وجد
هر که او بسته ز میقاتِ ازل احرامِ عشق

نیک نامی اختیارم نیست معذورم بدار
پند ناصح کی پذیرد آن که شد بد نام عشق

شادیٔ جاوید مضمر در غم عشق است بس
شو اگر آزادگی خواهی اسیرِ دامِ عشق

حملهٔ عقلی نگردد بر بلیسی فتح یاب
دیو هستی را سر اندازی کند صمصام عشق

پُشتِ پا زن بر تنعم فانی دنیای دون
چون شدی بیدل مصاحب زمرهٔ اکرام عشق

خوش آن دمی که به بوسم خاک ایوانِ پاک
چه بقعه که شده مهبطِ عالم افلاک

شه شهانِ حقیقت سر سران طریق
که مشتهر شد فیضش ز سمک تا به سماک

قلندری که به عزم سطوتش ابدال
به حبل تابعداریش کرده استمساک

شهِ دو عالم شهباز آشیانهٔ قدس
که هست لعل بدخشان جلوهٔ ادراک

به خَلق خُلق ظهور و بطون خال مقام
تمام مجمع آثار سیّد لولاک

چه شهسوار که هر ره نوردِ بادیه وجد
زدش ز بهر مدد خواست دست در فتراک

به شاهراه تو بیدل چو خاک افتاده
به پا نهی تو توان گشت کیمیا این خاک

Scanned with CamScanner

آن دو ریحان ریاض حضرت ختم الرسل
وآن دو سرو بوستانِ صفدر میر اجل
آن دو گوهر کانِ سیّده النساء زهرا بتول
سیّدا شبّابِ اهل الجنة اربابِ فضل
آن دو اختر برج شرع و آن دو سلطان هدیٰ
وان دو برج چرخ دین و آن دو هادی سبل
شاه حسن المجتبیٰ حضرت حسین المقتدا
هادی و مهدی امام العارفین دریای دل
آن گروه ناسزا کاعدای این پاکان شدند
بست گردن شان بحبل مّن مّسد طول امل
دوست دار خاندانِ مصطفیٰ مرحوم باد
خارجی ملعون در دارین خوار و مضمحل
حُبِّ اولادِ علی بیدل دلیل فیض تست
آخرت ساز به زمره اهل معنیٰ متصل

Scanned with CamScanner

گفتم به عشق روی تو گشتیم متهم
گفتا که من رفیق تو باشم مدار غم
گفتم که دین و دل همه کردم فدای تو
گفتا خوش آن کسی که کند جان نثار هم
گفتم که رویت آئینه صنع ایزدی است
گفتا بدیده معنی اشناس زنده دم
گفتم هزار شکر که وصلت نصیب ماست
گفتا که عشرت است پی عُسرت و الم
گفتم اساسِ وجد چرا نیست پائدار
گفتا بنای هستی راساز منهدم
گفتم که سرِّ خفیه مکشوف کی شود
گفتا چو بنگری به تأمّل به جام هم
بیدل ز جیب فکر مکش سرّ که عاقبت
در سلك سالكانت نمایندِ منتظم

یا رب از برق تجلّی عشق دل پُر نور کن

وین صنوبر را منوّر چون درختِ طور کن

پیشتر از انقطاع شغل معمار وجود

خانهٔ ما را به شغلِ معرفت معمور کن

دیده ما در شاهد جلوهٔ بی چون کشا

سینهٔ ما مخزن سرّ و صفا دستور کن

راه میکدهٔ سقاهم ربّهم به نما مرا

یعنی از صهبای وحدت مطلقم مخمور کن

ظاهرم را بر متابعت احمدی کن پائدار

باطنم را درد کِش از ساغرِ منصور کن

تن به امر شرع دل را لذت وجدان به بخش

غرقهٔ توحید ز آلایش دو بینی دور کن

عشق کامل بخش تا بخشد ز پندارم خلاص

پس دلِ بیدل به وصل جاودان مسرور کن

Scanned with CamScanner

یقین می دان درین عالم که لا موجود الّا هو
عقیده خود نما سالم که لا موجود الّا هو

ز هر روزن کشیده سر جمال حُسنِ آن دلبر
به چشمانِ یقین بنگر که لا موجود الّا هو

چو عزم افتاد سلطان را خلیفه کرد انسان را
یقین شد اهلِ عرفان را که لا موجود الّا هو

چو صنعان عارفِ کامل به مظهر باخته دین و دل
شد از هر سو بدو مائل که لا موجود الّا هو

ازان سر جلوهٔ اقدس تجلی یافت بر انفس
گواهی می دهد هر کس که لا موجود الّا هو

چو ان اعرف به گوش آمد دلِ پاکان به جوش آمد
خواص اندر خروش آمد که لا موجود الّا هو

به فکر بیخودی بیدل ز بند خویشتن بگسل
میقن شو به هر محفل که لا موجودالّا هو

آمد به ملك عالم آن خسرو یگانه
بهر ظهورِ خود کرد انسان را بهانه
زد خیمه شاه شاهان در کوی بی نوایان
شد خانهٔ گدایان منزل گه شهانه
با ناز کرده دلبر خاکی قبای در بر
شد جلوه گر ز مظهر آن شاهد نهانه
پیدا ست نورِ ذاتی زین پردهٔ صفاتی
با دیدهٔ ثباتی نظاره کن عیانه
بی کیف در تکیف آمد پی تعرف
یعقوب مست یوسف این و آن همه فسانه
گه شیخ گه غازی گه رند گه نمازی
گه عاشقِ مجازی گه مفتی زمانه
سرِّ احد میقن در احمد است روشن
میم از میان برون کن بیدل موحّدانه

Scanned with CamScanner

ای که از تحصیل ادنیٰ تاج بر سر یافتی
خلعت اسریٰ بعبده هم تو در بر یافتی

کحل ما زاغ البصر در چشمِ تو یزدان کشید
عزّ رویت نزلةً اخریٰ ازان در یافتی

شرف علّم آدم الاسماء بیافته بوالبشر
تو ز اسرار سمیٰ بهره وافر یافتی

قرب ملکوت آسمان بود از کمالات خلیل
قدر فتدلی تو از دادار داور یافتی

ربِّ شرح لی کلیم اللّه صدای می زند
از الم نشرح تو صد گنجینه گوهر یافتی

منطق اوحیٰ الی عبده بسمع تو رسید
از خزائن بی نشان دامان پُر دریافتی

بیدل از تو در رهِ توحید می خواهد مدد
المدد ای آنکه از همه پایه برتر یافتی

الحمدللہ والمنتہ، دیوان منہاج الحقیقۃ از کلام حضرت فقیر قادر بخش بیدلؔ صورت اتمام گرفت، بدست خط خادم الفقراء خضر نوشاہی حالوارد بخانہ اسد نواز، سکنہ آڈہ، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بتاریخ ۹۔ جولائی ۲۰۰۷ء بروز پیر۔ بوقت ایک بجے دوپہر

ڈاکٹر خضر نوشاہی کا مکمل نام سید خضر حیات نوشاہی اور آپ کے والد گرامی کا نام سید عبدالکریم عباسی نوشاہی ہے۔ آپ کی ولادت تاریخ ۸ مارچ ۱۹۵۲ء کو ساہن پال شریف ضلع منڈی بہاؤالدین (پنجاب) میں ہوئی اور تا حال وہیں سکونت پذیر ہیں۔

ڈاکٹر خضر نوشاہی نے ہمدرد یونیورسٹی کراچی سے سندھ کے ایک باکمال عالمِ میر علی شیر قانع کی فارسی نثری تصنیف "معیار سالکان طریقت" کی تدوین و مقدمہ پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی جو مذکورہ یونیورسٹی کی جانب سے اولین ڈاکٹریٹ کی ڈگری شمار ہوتی ہے۔

ڈاکٹر خضر نوشاہی کی مطبوعہ اردو فارسی تصنیفات، تالیفات و مرتبات کی فہرست بہت طویل ہے، تاہم ان میں دیوان عطار، معیار سالکان طریقت، تذکرہ علماء ہند، تذکرہ سید احمد شامی، اور کلیات عباسی از سید عبدالکریم عباسی نوشاہی اہم ہیں۔

Scanned with CamScanner